کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق، تخریج و تدوینِ جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور

0345-4666768,0322-4973954

کتاب : کشف المحجوب (کلام المرغوب)

مصنف : حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخشؒ

مترجم : علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری

تحقیق، تخریج و تدوین جدید: ڈاکٹر خالق داد ملک، چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی
ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب

باہتمام : قاری محمد عارف سیالوی، مہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور

نگران : صاحبزادہ محمد طاہر شہزاد سیالوی، چیئرمین مکتبہ شمس و قمر
حافظ محمد کاشف جمیل، مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس و قمر

کمپیوٹر ورک : طاہر مقصود

سال اشاعت : فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ

تعداد : 500

ناشر : مکتبہ شمس و قمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور

0345-4666768 0322-4973954

کشف حجاب ہشتم: حج

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط﴾(۱)

"لوگوں پر اللہ کے لیے حج کرنا لازم ہے جس کے لیے راستہ میں آنے جانے کی طاقت ہو اور کوئی روک نہ ہو۔"

فرضِ عین میں سے ایک فرض حج ہے جو صحتِ عقل اور بلوغ اور اسلام اور استطاعت علی السبیل کی صورت میں بندہ پر فرض ہے۔

اور وہ میقات میں احرام باندھنا، عرفات کے میدان میں نویں ذوالحجہ کو پہنچنا ہے اور خانہ کعبہ کا طواف، زیارت کرنا بالاتفاق و بالاختلاف اور سعی صفا و مروہ لیکن حرم میں بدون احرام جانا ممنوع ہے۔ حرم کو حرم اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام اور جائے امن ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لیے دو مقام ہیں۔ ایک جسم کے لیے، دوسرا دل کے لیے۔ مقام جسم مکہ معظمہ ہے۔ مقامِ دل خلت ہے، جو اُن کے مقامِ جسمانی کا ارادہ کرے اسے تمام لذات و شہوات سے منہ موڑنا لازمی ہے اور احرام باندھنا بھی ضروری ہے۔ حلال شکار ترک کرنا بھی لازمی ہے اور تمام حواس کا روکنا بھی لازم ہے۔

عرفات میں نویں ذوالحجہ کو حاضر ہونا، وہاں سے مزدلفہ جا کر کنکر چننا، مکہ معظمہ میں کعبہ کا طواف، منٰی میں آ کر تین روز رہنا۔ رمی جمار کرنا۔ حلق یا قصر کرانا، قربانی کرنا۔

پھر جب ابراہیم علیہ السلام کے مقامِ دل کا ارادہ کرے تو مرغوب چیزوں کا ترک کرنا، لذات و راحات کا چھوڑنا۔ اغیار سے ان کے ذکر سے منہ موڑے، اس لیے کہ دنیا کی طرف متوجہ ہونا ایسے راہ میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ پھر معرفت کے عرفات میں کھڑا ہو اور مزدلفۂ الفت کا قصد کرے۔ پھر سرِ تنزیہ حق کے طواف میں لے جائے اور خواہشات و خیالاتِ فاسدہ کو امن کے منٰی میں اتارے اور نفس کو مجاہدۂ قربان گاہ میں قربان کرے تاکہ مقامِ خلت پر پہنچ جائے۔ تو تن کے مقام میں داخل ہونے کے بعد دشمن اور اس کی تلوار سے امن لینا ہے اور دل کے مقام میں داخل ہونے سے قطع ہونے سے امن ملتا ہے۔

☆ جیسا خسرو علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنا ز نیست

۱۔ سورۃ آل عمران: ۹۷۔